بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ رمضان ۱۳۹۲ھ ۲۷ اخاء ۱۳۵۱ ھش ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۶ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ :-

سر میں شدید چکروں کی جو تکلیف ہو گئی تھی اس میں تو کمی ہے لیکن ابھی پوری طرح تکلیف دور نہیں ہوئی۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۲۶ اخاء - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

رات بھر بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو گزشتہ رات سے پھر ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گیمبیا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا کو شدید سر درد کا دورہ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔

احباب جماعت سے اُن کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(نائب وکیل التبشیر)

مجھے بلڈ پریشر زیادہ رہنے اور خون میں شوگر زیادہ رہنے کی تکلیف دیر سے ہے مگر اب کچھ عرصہ سے یہ تکلیف بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے زندگی بیکار سی ہو کر رہ گئی ہے۔ براہِ مہربانی احمدی بہنوں اور بھائیوں سے رمضان کے مبارک ایام میں خصوصاً اور ویسے بھی دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت والی فعّال اور خدمتِ دین کی زندگی عطا فرمائے اور میرے تمام بوجھ خود اُٹھا لے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین (امۃ السلام بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کوٹھی البشریٰ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیدائش انسانی کی غرض ہی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات و صفات پر کامل یقین پیدا کرے

اسی لئے ایک طرف تو اسے معقولی قوتیں دیں اور دوسری طرف روحانی حواس بھی اسے عطا کئے گئے ہیں

"واضح ہو کہ چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے اور اُس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کیلئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے، اسلئے خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اُسکو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کرکے اور ذرّہ ذرّہ عالم میں جو جو حکمت کاملہ حضرت باری عزّ اسمہٗ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو کچھ ترکیب ابلغ اور محکم نظامِ عالم میں پائی جاتی ہے۔ اُس کی تہ تک پہنچکر پوری بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو۔ اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اُس کو پورا کر دیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں اُن کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کرکے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ یہ تو اُن کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورتِ صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۷ و ۸)

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ ار نبوت ۱۳۵۱ھش (مطابق ۱۷، ۱۸، ۱۹ ر نومبر ۱۹۷۲ء) کو منعقد ہو رہا ہے۔ سابقہ روایات کے مطابق پروگرام میں سوال و جواب کا بھی وقت رکھا گیا ہے۔

اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ جو احباب اس پروگرام میں کوئی سوال پیش کرنا چاہتے ہوں وہ اجتماع انصار اللہ سے قبل سوالات لکھ کر دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی ایک عظیم الشان برکت اور ہمارا فرض

ہم گزشتہ اداریوں میں رمضان کے روزوں کی عظمت و اہمیت پر روشنی ڈال کر اُن مخصوص عبادات کا اختصار سے ذکر کر چکے ہیں جن کو کماحقہٗ ادا کئے بغیر رمضان کے روزوں کی اصل اور بنیادی غرض پوری نہیں ہو سکتی اور نہ ہم رمضان کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہو سکتے ہیں۔ آج ہم رمضان کی ایک ایسی عظیم الشان برکت پر روشنی ڈالتے ہیں جس سے مستفیض ہوئے بغیر رمضان کی مخصوص عبادات عند اللہ مقبول قرار نہیں پا سکتیں کیونکہ رمضان کی اِس برکت کا تعلق ہر قسم کی عبادات کے مغز سے ہے۔ اگر عبادات تو ہم بجالائیں لیکن وہ مغز سے خالی ہوں تو پھر ایسی عبادات جن کی حیثیت محض قشر کی سی ہو نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں یعنی عبادات بجالانے کے باوجود ہم فوز و فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔

رمضان کی وہ خاص برکت جس کی طرف فی الوقت ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں، دعاؤں کی قبولیت سے تعلق رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ رمضان کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت غیر معمولی طور پر جوش میں ہوتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ ان ایام میں پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے اور اس کی مخصوص عبادات بجالانے والوں کی دُعاؤں کو اپنی خاص رحمت کے اظہار کے طور پر غیر معمولی رنگ میں قبول فرماتا ہے اور نہ صرف قبول فرماتا ہے بلکہ دعاؤں کا حق ادا کرنے والوں کو ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا ہے اور انہیں اپنی بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر اُن بشارتوں کو پورا کرکے اُن کے لئے دائمی خوشی اور خوشحالی کے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی اپنے سمیع الدعاء اور مجیب ہونے کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں اِس امر کا ذکر فرمانے کے بعد کہ ایمان لانے والوں پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے نیز روزوں کے تعلق میں ضروری احکامات دینے کے بعد فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو جواب دے کہ مَیں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر (یعنی علی الخصوص میرے مجیب ہونے پر) ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

خاص رمضان کے روزوں کے تعلق میں اللہ تعالیٰ کا اپنے مجیب ہونے کا ذکر کرنا اور علی الخصوص اِس امر کو بالصراحت بیان کرنا کہ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اِس امر پر دال ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی دعاؤں کو خاص طور پر شرفِ قبول سے نوازتا ہے اور ان کی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُنَادِیْ یُنَادِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِیَهٗ هَلْ مِنْ تَآئِبٍ فَاَتُوْبَ عَلَیْهِ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ الخ
(الترغیب والترہیب ص۸۰ ج ۲)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی تین بار پکارتا ہے، ہے کوئی حاجت مانگنے والا کہ مَیں اس کی حاجت پوری کروں، ہے کوئی توبہ کرنیوالا کہ مَیں اسکی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ مَیں اُسکی مغفرت کروں۔

اس سے ظاہر ہے کہ یُوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت ہی اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا اور قبول کرتا ہے لیکن رمضان کے بابرکت مہینے کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ان ایام میں خدا تعالیٰ خود اِس امر کا منتظر رہتا ہے کہ اُس کے بندے روزہ دار ہونے کی حالت میں اس سے دعا مانگیں اور وہ اسے قبول کرکے انہیں اُن کی مُراد عطا کرے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے۔ دُعَاءُ الصَّائِمِ مُسْتَجَابٌ (کنز العمال ص۲۹۲ ج ۴) یعنی روزہ دار کی دعا قبول ہے۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ روزہ کی حالت کو قبولیتِ دعا میں خاص دخل ہے۔

رمضان کی اس عظیم الشان برکت کے پیشِ نظر کہ اس ماہ مبارک کے مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں کی دُعائیں اپنی خاص رحمت کے اظہار کے طور پر غیر معمولی رنگ میں قبول فرماتا ہے بلکہ منتظر رہتا ہے کہ اس کے بندے اُس سے دعائیں مانگیں اور وہ اُسے قبول کرے، ہمارا یہ فرض ہے کہ اِن ایام میں روزے رکھنے اور روزوں سے متعلق مخصوص عبادات بجالانے کے ساتھ ساتھ بکثرت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے قبولیتِ دعا کا حظ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان آیت ۷۸)

یعنی اے رسول! تُو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا نہ ہو۔

سو اللہ تعالیٰ کو ایسے روزے اور روزہ دار اور اُسکی بے مغز عبادات کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے جو اُسکے حضور میں دعا کرنے سے غافل ہے۔ ایسا شخص جو ایسے بابرکت ایام میں کہ جب خدا تعالیٰ کی رحمت غیر معمولی طور پر جوش میں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں نہیں کرتا بلکہ محض رسماً روزہ رکھتا اور رسم کے طور پر ہی عبادات بجالاتا ہے وہ مغز کی پرواہ کئے بغیر محض قشر پر ہی اکتفا کرنے کے باعث خیر و برکت سے محروم رہتا ہے اور اُسکے محروم ازلی ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ پس رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں ہمیں چاہیئے کہ ہم پوری شرائط کیساتھ روزہ رکھنے اور اسکی مخصوص عبادات بجالانے کیساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے بکثرت دعائیں کریں اور دُعائیں یہی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں آپ کی مساعیٔ جمیلہ کو بارآور کرکے اسلام کو جلد از جلد دنیا میں غالب کرے۔ ہمیں آپ کی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہتے اور دین کی راہ میں ہر قربانی بطیب خاطر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ان قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ نیز ہمیں یہ دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور اپنے ان وعدوں کو عظمت شان کے ساتھ پورا فرماتا چلا جائے جو اُس نے اِسکی ترقی اور غلبہ کے متعلق کئے ہیں۔ پھر ہمیں پاکستان کی سلامتی، اِس کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے بھی دُعائیں کرنی چاہئیں تاکہ ہمارا ملک ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات اور نقصانوں سے محفوظ رہتے ہوئے ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتا اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے تا اُس کے سابقہ نقصانوں کی بھرپور تلافی ممکن ہو سکے۔ پھر اپنی اور اپنی اولاد نیز دوستوں عزیزوں اور عام بنی نوعِ انسان کی دینی و دُنیوی فلاح کے لئے بھی اپنی عاجزانہ دُعائیں ہمیں خدا کے حضور پیش کرنی چاہئیں

رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات کے پیشِ نظر ہمیں یہ سب دُعائیں اس یقین کے ساتھ کرنی چاہئیں کہ ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان مبارک کی بعض روحانی برکات

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ"
رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم اتارا گیا۔

رمضان ــــ ایک عربی لفظ ہے جو رَمَض سے بنا ہے۔ جس کے معنے ہیں سورج کی گرمی اور سورج کی تپش"۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اہل لغت جو کہتے ہیں۔ کہ رمضان (گرمی کے مہینے میں آیا۔ اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رمضان سے رمض نکلا ہے اور رمض کے معنے عربی زبان میں شدید گرمی یا سورج کی تپش ہوتے ہیں اور رمضاء کے معنے اس میدان کے ہوتے ہیں جو گرمی کے موسم میں سورج کی براہ راست شعاعوں کی وجہ سے تپ اٹھا ہو۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

"المستجیر بعمرو عند کربتہ
کالمستجیر من الرمضاء بالنار"

یعنی عمرو سے مصیبت کے وقت مدد مانگنا ایسا ہی ہے جیسا کہ شدید گرم میدان سے بچنے کے لئے کوئی آگ کی پناہ ڈھونڈے یعنی رمضاء کی گرمی آگ کے قریب قریب ہوتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۳۰۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"رمضان رمض سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۹۲)

پس شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن" کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ یہ قرآن مجید اس مبارک مہینہ میں اتارا گیا تھا جس میں عشق الٰہی کی آتش سوزاں نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تن من میں آگ لگا دی تھی اور وہ اپنے محبوب و مطلوب خدا کے فراق میں تڑپنے اور جلنے لگے تھے اور ان کی راتوں کا سکون اور دنوں کا چین مفقود ہو گیا تھا۔ اور آپ نے اس کے وصال کے لئے نہ صرف دنیا کی آسائش و زیبائش کو ہی خیرباد کہا تھا بلکہ شفیق و ہمدرد بیوی کو بھی چھوڑ دیا تھا اور اپنی عزیز ترین خواہشات سے بھی منہ موڑ لیا تھا۔ اور عشق الٰہی میں ہر طرح موت قبول کر کے سانپوں اور بچھوؤں کے مسکن میں جا ڈیرہ لگایا تھا۔

یہاں تک کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے عشق میں فنا پایا تو وہ خود آپ کی طرف محبت و شفقت بھرے جذبات سے روحانی زندگی کا پانی لے کر لپکا۔ چنانچہ وہ خود کہتا ہے۔ "ووجدک ضالا فھدی"۔ کہ اے میرے محبوب میں نے تجھے اپنے عشق میں سرگردان و حیران پایا اور منزل مراد تک پہنچا دیا۔ پس یہی وہ جذبۂ عشق اور سوزش محبت الٰہی تھی جو مکہ سے غار حرا میں آپ کو لے گئی اور یہی وہ تپش الفت تھی جو دنیا میں آپ کو دن رات بیقرار اور سوگوار رکھتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ مبارک وقت آگیا اور پورے کروفر اور شان و شوکت سے آگیا جس کی ظلمتوں میں جبرائیل امین نے آپ کو [illegible] سے شاد کام کیا

اس سے کسے انکار ہے، کہ دل کے دن ہمیشہ ہی عشق و محبت کی دنیا میں بڑے گراں قدر اور پیارے ہوتے ہیں۔ عشاق ان کی جانفزا کیفیتوں اور دلربائیوں کو ہمیشہ ہی حرز جان بنانے اور ان کے تصور میں محو رہتے ہیں اور ان کی یاد کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے جشن مسرت مناتے ہیں۔ چنانچہ عشق الٰہی کی دنیا میں بھی ہم یہی کچھ دیکھتے ہیں۔ کہ جس رات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب سے ہمکلام ہوتے ہیں اور اس کے الہامات و مخاطبات کی دولت پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس رات کو ایک عظیم الشان تہوار کے طور پر زندہ رکھتا ہے اور اس رات جشن مسرت منانے کے لئے عشاق سے ان سب عبادات و مجاہدات کا تقاضا کرتا ہے جو اس کے محبوب نے اس اس حد تک پہنچنے کے لئے سرانجام دئے تھے

چنانچہ حج کے فرائض میں اگر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی یاد اب تک پوری شان و شوکت سے جلوہ گر ہے اور سیدہ ہاجرہ کی سعی بین الصفا والمروۃ ایک زندہ جاوید یادگار بن چکی ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جونہی محمدی وصال الٰہی کی سالگرہ" کے دن نزدیک آتے ہیں تمام مسلمانوں کے دلوں میں عشق الٰہی کا ایک بے پناہ سیلاب ابل پڑتا ہے آسمان کے سیاہ دھندلکوں میں بادلوں کی اوٹ ہلال کی خنجر نما باریک کرن چھپتی چھپاتی نمودار ہونے کے لئے ابھرتی ہے ہے۔ بادل اسے جلوہ کناں ہونے سے روکتے ہیں اور تاریکیوں کے سارے لشکر اکٹھے ہو کر اس پر حملہ آور ہوتے ہیں مگر وہ پھر بھی اپنے جلوہ تاباں سے ان کی ساری تاریکیوں کے پردے چاک کر دیتی ہے۔ پھر جس طرف بھی دیکھو! علم و عرفان کی شمعیں جگمگاتی نظر آتی ہیں اور عاشقان الٰہی ہیں کہ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو نوافل ادا کرتے ہیں۔ نہ دن کو چین ہے نہ رات کو سکون۔ ایک بے کلی اور بیقراری ہے جو سب پر طاری ہے گویا کہ عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان کے آتے ہی دوزخ کے دروازے بند ہو گئے اور جنت کے دروازے کھل گئے اور شیطان زبردست بیڑیوں میں جکڑ کر بند کر دیا گیا۔

اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی محبت بھری یاد دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ تبھی تو وہ کہتا ہے ــ "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"۔ کہ اے میرے محبوب! ان سے کہہ دو کہ اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ! میرے نقش قدم پر چلو اس سے نہ صرف تم عشاق الٰہی کے زمرہ میں ہی داخل ہو جاؤ گے بلکہ اس کے محبوب و مطلوب بھی بن جاؤ گے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان شریف میں جب محبان الٰہی روزے رکھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں اور دن رات تڑپتے اور تلملاتے ہیں اور ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ "نہ دن کو چین آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے" بلکہ "گنا کرتے ہیں راتوں کو ستارے آسماں بھر کا" کی تصویر بن جاتے ہیں تو پھر وصل الٰہی کا وہ جانفزا اور پر بہار زمانہ آتا ہے جس کو لیلۃ القدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس کی بابت وہ خود کہتا ہے "اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" کہ جب میرے بندے جو رمضان میں دن رات میری محبت میں تڑپتے ہیں تجھ سے یہ پوچھیں کہ ہمارا محبوب و دلدار خدا کہاں ہے؟ تو ان کی تسلی و دلداری کے لئے ان کو یہ کہہ دینا کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں اور اگر ان کا جذبہ عشق صادق ہو گا تو ان کی پکار کو سنوں گا۔ اور ان کو جواب بھی دوں گا۔ پس چاہیئے کہ وہ عشق کے جملہ تقاضوں کو پورا کریں اور کامل ایمان کا مظاہرہ کریں۔

گویا خدا تعالیٰ کو پہلے سے ہی یہ علم تھا کہ رمضان میں عشاق الٰہی پر بیقراری اور بے کلی کا زمانہ آئے گا۔ اس لئے اس نے ان کی دلداری کے لئے پیشگی ہی یہ کہہ دیا تھا ــ "فانی قریب" کہ میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ اس لئے تم کسی قسم کا غم نہ کرنا۔

مجھے افسوس ہے کہ آج ہم اس خیال کے قائل نہیں رہے کہ خدا تعالیٰ کا وصل اور اس کا الہام و کلام بھی ہمیں مل سکتا ہے بلکہ ایک مدت سے ہم وصل الٰہی کے اس دروازے پر ایک سنگین فولادی تالا لگا چکے ہیں۔ حالانکہ اس سے کسے بھی [illegible]

کہ عشق کا منتہائے مقصود محبوب سے ہمکلام ہونا اور اس کے دیدار کے آبِ زلال سے آتشِ فراق کو بجھانا ہی ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہے جو کسی نے کہا ہے

عشق مے خورید کلام یار را
رو بپرس از عاشق ایں اسرار را

کہ عشق کا حقیقی اور منتہا تو اپنے محبوب سے ہمکلام ہونا ہوتا ہے اس لئے اے مخاطب اگر تجھے اس سے آگاہی نہیں تو کسی عاشق سے جا کر پوچھ لے۔

چنانچہ یہی وہ چیز ہے جس کے متعلق غالب نے کہا ہے

جی چاہتا ہے چھیڑ کے ہوں اس سے ہمکلام
کچھ تو لگے گی دیر سوال و جواب میں

پھر ایک اور جگہ کہتا ہے:-

محبت میں نہیں ہے فرق جینے اور مرنے کا
اسی کو دیکھ کر جیتے ہیں جس کافر پہ دم نکلے

مگر یہ کتنے غضب کی بات ہے کہ کافر پہ جن کا دم نکلتا ہے وہ تو اپنے محبوبوں سے ہمکلام ہونے اور ان کے دیدار کی لذت سے ہمکنار ہونے کے لئے تڑپتے ہیں۔ لیکن ادھر ہم ہیں جو حسن ازل کے عاشق صادق ہونے کا دعوٰے کرتے ہیں کہ بھول کر بھی ہمارے دلوں میں یہ امنگ پیدا نہیں ہوتی۔ کہ ہم بھی اپنے خالق و مالک اور رازق خدا کا دیدار حاصل کر سکتے ہیں اور اگر دیدار حاصل نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کے کلام سے مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ ناممکن ہے کہ جب دنیا میں کوئی بھی مجازی محبوب سے اس کو دیکھے بغیر محبت نہیں کر سکتا۔ اور اس سے ہمکلام ہوئے بغیر اس کی محبت پائدار نہیں بن سکتی۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ یارِ ازل کو دیکھے اور جانے بغیر اس سے محبت کی جائے اور اس سے ہمکلام ہوئے بغیر محبت الٰہی کی اعلیٰ رفعتوں اور بلندیوں کو پا لیا جائے۔

لیکن کیا ہی خوب ہے جو اس بارے میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا ہے۔ فرمایا ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

چنانچہ یہی وہ حقیقت ہے جس کو منظر عام پہ ہویدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

شهر رمضان الذی
انزل فیه القرآن
هدًی للناس و بینات من
الهدٰی (بقرۃ ع)

وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید ایسی زندگی بخش کتاب نازل کی گئی ہے جو وارفتگانِ محبت الٰہی کو آستانہ خداوندی تک پہنچاتی۔ اور اس کی محبت کی چاشنی سے انہیں لذت یاب کرتی ہے اور اس راستے میں جو بھی شکوک و شبہات اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا قلع قمع کرتی ہے۔ اور انہیں ایمان کی حقیقی حلاوتوں سے آشنا کرتی ہے اور انہیں خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے جیسا کہ آیہ کریمہ

اذا سالک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوۃ
الداع اذا دعان

سے ظاہر ہے کہ عاشقان الٰہی کو آخر ان کی وارفتگی و دلگرفتگی کا صلہ دیا جاتا ہے اور ان کی تشنگی دیدار کو وصلِ الٰہی کے آبِ زلال سے بجھانے کے لئے لیلۃ القدر میں دیدارِ عام کا بندوبست کر دیا جاتا ہے جب کہ

تنزل الملائکة
والروح فیها باذن ربهم
من کل امر سلام

کا نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جس کی مزید وضاحت حدیثوں میں یوں کر دی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سماءِ دنیا پر آکر یہ منادی کرتا ہے

هل من سائل فاعطیه
هل من داع فاجیب له

کہ کیا کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کیا کوئی ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں۔

پس رمضان کی یہ عظیم الشان روحانی برکات ہیں کہ اس مبارک مہینہ میں پردہ غیب سے ایسی تحریکیں جاری کی جاتی ہیں کہ محبان الٰہی کے دل بے اختیار اس کی طرف کھنچے آتے ہیں۔ وہ دنوں کو روزہ رکھتے اور راتوں کو جاگتے ہیں اور تلملاتے اور بلبلاتے ہر دم اسی کے آستانے پہ گرے رہتے ہیں تب اس کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اور وہ ہر رات کو سماءِ دنیا پر آکر ان کو پکارتا ہے کہ

هل من سائل فاعطیه
هل من داع فاجیب له

کہ کیا کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں کیا کوئی ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کو سنوں۔ اور اس کا جواب دوں۔ اور اس طرح وہ اپنے تڑپتے اور بلبلاتے محبوں کے نزدیک آجاتا ہے۔ اور ان کی تسکین قلب کے سامان بہم پہنچاتا ہے تب دنیا وہ نظارہ دیکھتی ہے جس کی بابت کہا گیا ہے

الفت کا تب مزا ہے کہ وہ بھی ہوں بیقرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

خدا تعالیٰ کے فضل سے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دردبھری دعاؤں اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں فرزندان احمدیت کے اندر عجیب قسم کے روحانی تغیرات پیدا ہوئے علاوہ دیگر تبدیلیوں کے ایک عظیم انقلاب یہ بھی ہے کہ جو لوگ حضرت امام مسیح موعود علیہ السلام پر صدق دل سے ایمان لائے۔ ان کے دلوں میں دین کی سچی محبت اور اس کے پھیلانے کا جذبہ کارفرما ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج مرکز کی طرف سے جو بھی احباب جماعت کے سامنے تحریک کی جاتی ہے اس پر مخلصین جماعت بڑھ چڑھ کر لبیک کہتے ہیں اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی سعی کرتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں جن مقامات پر بھی پہنچے ہیں وہاں کے احباب نے نہ صرف کثیر تعداد میں الفضل کی خریداری منظور فرمائی ہے بلکہ دیگر دوستوں کو "الفضل" خرید کرنے کی نمائندہ الفضل سے مل کر تحریک بھی کی ہے ہم بعض ایسے مخلصین احباب کا نام جنہوں نے ہمارے نمائندہ کا ہاتھ بٹایا ہے بطور شکریہ درج ذیل کرتے ہیں:-

۱۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۶۹ ۔ آر۔ بی
۲۔ مکرم مولوی خلیل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
۳۔ مکرم چوہدری ایاز احمد صاحب سانگلہ ہل
۴۔ مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب کاہلوں چک چہور ۱۱۷
۵۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد
۶۔ مکرم میاں مبشر احمد صاحب بی اے وزیر آباد
۷۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
۸۔ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب گجرات شہر
۹۔ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب ایم اے، قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات۔
۱۰۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ
۱۱۔ مکرم صوفی میر نصر اللہ خان صاحب صدر جماعت شیخوپورہ
۱۲۔ مکرم صوفی عنایت اللہ صاحب معلم وقف جدید شیخوپورہ

خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن کا خصوصی اجلاس

ہفتہ اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ کے سلسلہ میں مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور نے مورخہ ۱۰ ستمبر بروز اتوار بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن میں ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ مجلس کی دعوت پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام نائب صدر اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نیز مکرم ملک محمد رفیق صاحب قائد مال اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اجلاس میں شمولیت فرمائی۔

اجلاس زیر صدارت مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ملک محمد رفیق صاحب قائد مال نے حاضرین سے خطاب فرمایا اس کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے حاضرین کو مجلس کے عہد نامہ کی روشنی میں خلافت سے وابستگی میں پختگی اور تربیت اولاد کے لئے تاکید فرمائی۔ نیز وقت کی ضرورت کے پیش نظر اسلام اور احمدیت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی پرزور تاکید فرمائی۔

صدر جلسہ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام احباب کو تاکید کی کہ وہ اپنے عمل سے احمدیت کی زندگی کا ثبوت دیں۔ کیونکہ صحیح عمل کے بغیر کامیابی مشکل ہے خطاب کے بعد حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔

اجلاس تقریباً ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے بھی تقریر فرمائی۔ مکرم ابوالفرج شاکر صاحب جو محترم سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق کے بھتیجے ہیں۔ بھی ربوہ کے وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔

چار بجے سہ پہر مسجد دارالذکر میں مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع لاہور صدر زعماء اعلیٰ شہر لاہور اور زعماء حلقہ جات شہر لاہور کا ضروری اجلاس زیر صدارت مکرم قائم مقام نائب صدر صاحب منعقد ہوا جس میں محترم قائمقام نائب صدر صاحب نے کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہر شعبہ کے متعلق ضروری اور مفید ہدایات سے راہنمائی فرمائی۔

(مہتمم عمومی مجلس انصار اللہ ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۰۹۳۳ میں عبدالشکور قریشی ولد میجر عبدالرزاق صاحب قوم قریشی پیشہ ریٹائرڈ ملازمت عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) میرے پاس نقد مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالشکور قریشی ساکن ۸ میلیگن روڈ لاہور
گواہ شد: ماسٹر ابراہیم سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور
گواہ شد: منور احمد خان مرکزی سیکرٹری مال لاہور

مسل نمبر ۲۰۹۳۴ میں مہراں بی بی زوجہ میاں فتح محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رام گڑھ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۷۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی تین تولے مالیتی ۸۰۷ روپے
حق مہر مبلغ یکصد روپے وصول شدہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مہراں بی بی زوجہ فتح محمد صاحب رام گڑھ ضلع لاہور
گواہ شد: فتح محمد خاوند موصیہ
گواہ شد: محمد کریم ناصر ولد میاں فتح محمد صاحب

مسل نمبر ۲۰۹۳۵ میں اختر درانی بنت فیض احمد صاحب قوم درانی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: اختر درانی محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: نور محمد بقلم خود سیکرٹری تحریک جدید محلہ دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد: محمد شریف کارکن امور عامہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۹۳۶ میں مہر حبیب اللہ ولد مہر محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۴۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مہر حبیب اللہ ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کالونی ضلع کراچی۔
گواہ شد: حسین محمد لئیق سیکرٹری مال حلقہ ۲/۹۷A ڈرگ کالونی کراچی ۲۵
گواہ شد: سعید احمد سیکرٹری وصایا ۲/۱۸۶ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم کی والدہ ماجدہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اب ان پر فالج کا دوسرا حملہ ہوا ہے اسی طرح ان کے والد صاحب بھی بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(جواد رشید خان لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

پچھلے سالوں میں انصار اللہ کا سالانہ اجتماع دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں ہی منعقد ہوتا رہا ہے۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اجتماع میں بڑھتی ہوئی حاضری کو دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جگہ انصار اللہ کے لئے تنگ ہو گئی ہے اس لئے آئندہ سال سے اجتماع کسی اور جگہ منعقد کیا جائے۔ لیکن اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے دفتر مرکزیہ کے لان کو کچھ اس طرح پر استعمال کیا جا رہا ہے کہ اس میں پہلے سے قریباً ڈیوڑھی جگہ نکل آئے گی۔ لہٰذا حضور کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع حسب سابق دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں ہی منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات کے لئے ضروری اطلاع

تمام عہدیداران لجنات کو بذریعہ اعلان ھذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد بھجوا دیں تا ایجنڈا تیار ہو سکے۔ بعض لجنات کی عہدیداران لکھتی ہیں کہ ہماری ایک بچی یا دو بچیاں پروگرام میں حصہ لیں گی لیکن کوئی وضاحت نہیں ہوتی کہ بچی ناصرات کے پروگرام میں حصہ لے گی یا لجنہ کے مقابلہ میں شریک ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی نہیں لکھا ہوتا کہ معیار اوّل ہے دوم ہے یا سوم۔ جس موضوع پر بچی نے تقریر کرنی ہو وہ عنوان بھی واضح طور پر لکھا جائے۔

(بشریٰ بشیر جنرل سیکرٹری لجنہ)

درخواست ہائے دعا

میرے والد قاضی دین محمد صاحب بعارضہ معدہ (السر) بیمار ہیں۔ آج کل بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب جماعت سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محبوب احمد نسیم، ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی)

۲۔ برادرم محمود احمد صاحب ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ایک بیرونی ملک میں کاروبار شروع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے کاروبار میں برکت بخشے۔ اور تمام پیش آمدہ مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین (عبد الرحمٰن انور ربوہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں بیمار ہیں۔ پہلے ان کے دائیں گردے کا اپریشن ہوا تھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ اب پھر ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ اور برائے علاج وہ ۱۳ تاریخ کو میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو گئی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اپریشن بھی کامیاب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین۔

(محمد اسمٰعیل منیر بدوملہوی مبلغ تنزانیہ مشرقی افریقہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خواجہ رشید الدین پوری)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے۔ اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب دارین کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے۔ اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں جلد ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تقرر ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم غلام نبی صاحب گرداور ریٹائرڈ منڈی ڈاہرانوالہ کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۳ء (۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش) تک کے لئے بطور ناظم انصار اللہ ضلع بہاولنگر مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر مبارک کرے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ جملہ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ناظم صاحب انصار اللہ سے پورا پورا تعاون فرمادیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پوسٹل لائف انشورنس آپ اور آپ کے کنبے کیلئے نہایت معمولی رقم کے عوض خاطر خواہ تحفظ مہیا کرتی ہے۔ اس کی شرح پریمیم ملک بھر میں سب سے کم ہے۔ پوسٹل لائف اپنا تمام منافع اپنے بیمہ داروں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ اس کی شرح بونس سب سے زیادہ ہے۔ کلیم بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے طے کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر ضلعی صدر مقام پر نیشنل سیونگز کے دفتر موجود ہیں جو آپ کو پوسٹل لائف کی بیمہ پالیسی لینے یا ادائیگی کلیم کے سلسلے میں ہر قسم کی مدد بہم پہنچاتے ہیں۔

ملک بھر میں جہاں کہیں بھی ڈاک خانہ ہو وہاں پوسٹل لائف کی برانچ موجود ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ ہر دوسری انشورنس کمپنی کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ عوام کو بیمے کی سہولت مہیا کر سکتی ہے۔

شرح بونس

تاحیات پالیسی	۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسی	۳۳ روپے فی ہزار

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے مضبوط بنیئے

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد